

تلخیص "قرآن کریم اور معیار ہدایت"

شرک کی حقیقت

مفتی محمد آصف عبداللہ قادری

مفتی ممتاز
عالم دین

نوٹ: اہم ترین بیان "شرک کی حقیقت" کو ترجمہ و اضافہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

زیر اہتمام

خزینۃ القرآن انٹرنیشنل
حمزہ غوثیہ ٹرسٹ



جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

Cell: 0334-3133441 - 0321-9251599

www.tafseerequran.net / www.khatmeqadria.net / www.noorequran.net



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



تلخیص "قرآن کریم اور معیار ہدایت"

شُرک کی حقیقت

مفتی محمد آصف عبداللہ قادری
عالم دین ممتاز

نوٹ

اہم ترین بیان ”شُرک کی حقیقت“ کو ترمیم و اضافہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب شرک کی حقیقت

صفحات 36

اشاعت اول ربیع الاول ۱۴۲۹ھ / مارچ 2008 تعداد 2200

اشاعت دوم 12 ویں شب ربیع الاول ۱۴۲۹ھ / مارچ 2008 تعداد 12000

اشاعت سوئم 11 ویں شب ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ / اپریل 2008 تعداد 12000

ہدیہ 35 روپے



زیر اہتمام

مَدْرَسَةُ الْقُرْآنِ اِنٹرنیشنل

حمزیه غوثیہ ٹرسٹ



جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

Cell: 0334-3133441 - 0321-9251599

www.tafseerequran.net / www.khatmenadria.net / www.noorequran.net

انتساب

امیر طیبہ، اسد اللہ واسد رسول اللہ

سید الشهداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

کے نام

جنہیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از وصال ان خطابات سے نوازا

يَا حَمْزَةُ فَاعِلِ الْخَيْرَاتِ، يَا كَاشِفَ الْكُرْبَاتِ

(اے غموں کو دور کرنے والے) ﴿المواہب اللدینہ ج 1 ص 212﴾

اور

شہنشاہ بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ

کے نام

جن کے بارے میں مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ بفضل اللہ انوار و تجلیات فیوض و برکات اس طور پر منتقل ہو چکے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قطبیت کے اس درجہ پر فائز ہیں کہ اب ہمیشہ کے لئے ولایت کا تاج اسے عطا کیا جائے گا جو اس در سے فیض یاب ہو

فہرست کتاب

صفحہ نمبر	عنوان
الف	پیش لفظ
1	تمہیدی کلمات
2	عظمت قرآن
2	نور قرآن سے محروم لوگ
4	حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا محبت والا مناظرانہ انداز
5	قرآن کے مفہوم کو غلط سمجھنے کا وبال
5	قرآن پاک کی آیات میں تعارض (مکراؤ) نہیں ہے
6	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محبوبیت
7	شرک فی العبادت
7	شرک فی الذات
7	شرک فی الصفات
8	شرک کی مذمت
8	تنگ نظری (الزام شرک) کا وبال
	شیطان کی خود ساختہ توحید
15	ہدایت سے محروم لوگ
16	اللہ عزوجل کے محبوبوں کا مقام
19	حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی کی شان

صفحہ نمبر	عنوان
20	صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ
21	راہِ نجات
22	امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
23	صاحب دلائل الخیرات کا عقیدہ
24	شیطان کا خطرناک ترین وار
25	شیطان کے مکر کا رد اور اس آیت کا صحیح مفہوم
27	شان والے محبوب ﷺ نے بڑی شان سے توحید کا پرچم بلند کر دیا ہے
28	اللہ عزوجل کے بندوں سے مدد مانگنے کا حکم
29	آخری بات اور دشمن کی پہچان
30	اہلیانِ کراچی کی خوش نصیبی

(الف)

پہلے اسے پڑھیے

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جس نے ہمیں ایمان کی عظیم الشان نعمت عطا فرمائی پروردگار عزوجل کا ہم جس قدر شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں ہمیشہ کیلئے جہنم سے آزادی کا راستہ ایمان کے ذریعے عطا فرمایا اور قرآن کے ذریعے ایمان کی جان رسول ذیشان ﷺ کا ادب سکھایا۔

پیارے بھائیوں! ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ شیطان کی آرزو اور تمنا یہی ہے کہ مسلمان ایمان سے محروم ہو جائیں شیطان مختلف طریقوں سے ہمیں ایمان پر استقامت سے روکنے کی کوشش کرتا ہے کبھی مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی تعظیم کو شرک کہتا ہے کبھی حضور ﷺ کا میلاد منانے کو شرک کہتا ہے کبھی اولیاء اللہ کو من دون اللہ سے ملاتا ہے کبھی لوگوں کو حق سمجھنے سے روکتا ہے کبھی تنگ نظری کے جال میں مبتلا کر دیتا ہے الغرض شیطان کسی نہ کسی طرح ہمیں اسلامی اصول و قواعد سمجھنے سے روکتا ہے۔

اس کتاب میں قرآن و سنت اور بزرگانِ دین کے اقوال کی روشنی میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ شرک کیا ہے؟ مسلمانوں کو شرک کہنا کیسا ہے؟ اللہ عزوجل کے محبوب بندوں کا مقام کس قدر بلند ہے؟ اور جہاں تک بات شرک کی ہے تو آپ اپنی آنکھوں کو نور والے آقا ﷺ کے اس نورانی فرمان سے منور کریں گے جس کا مفہوم ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم مجھے اس بات کا خوف نہیں ہے کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔ سبحان اللہ عزوجل انشاء اللہ عزوجل اس تحریر کے مطالعہ سے حق کے راستے کی وضاحت ہوگی تنگ نظری کا خاتمہ ہوگا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقے کی پہچان حاصل ہوگی صالحین امت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کا موقع ملے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین محبوبِ کریم ﷺ کے صدقے میں اس تحریر کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں ہمارے ایمان پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کیلئے ہیں جس نے اپنے محبوب کریم رؤف رحیم ﷺ کو وہ عظیم الشان کلام عطا فرمایا جو ہمیشہ لوگوں کی رہنمائی فرماتا رہے گا۔ قرآن مجید فرقان حمید حبیب کبریا ﷺ کا وہ عظیم الشان معجزہ ہے جو علم و عرفان کا آفتاب جہاں تاب ہے اسی کلام کی تاثیر نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قلبِ انور پر وہ اثر کیا کہ انہوں نے ہمیشہ کیلئے حضور ﷺ کی غلامی اختیار کر لی یہی وہ بلند رتبہ عالی مرتبہ کلام ہے جس نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمیشہ کیلئے آقائے دو جہاں ﷺ کے قدموں سے وابستہ کر دیا۔ رحمن اور رحیم پروردگار عزوجل نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور ان کی حقیقی فلاح و کامرانی کیلئے محبوب کریم ﷺ کے قلبِ انور پر وہ ذیشان کلام نازل فرمایا جس میں زندگی کی حرارت اور ہدایت کا نور دونوں یکجا ہیں فاران کی وادیوں سے قرآن کا وہ چشمہ فیض پھوٹا کہ اس سے علوم و فنون کے دریا بہہ نکلے اور نہ جانے کیسے کیسے بے نام و نشان لوگ قرآن کریم کے فیض سے پیشوا اور امام بن کر ابھرے جب لبوں پر ان مقدس ہستیوں کا نام مبارک آتا ہے تو بلا اختیار رضی اللہ عنہم اور رحمۃ اللہ علیہم زبان سے نکل جاتا ہے الغرض جن لوگوں کے دلوں میں اللہ عزوجل کے فضل و کرم اور نگاہِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے قرآن کریم کی تاثیر کا تیر پو ست ہو گیا یقیناً وہ کامیاب ہو گئے رفعتوں اور بلندیوں کو پا گئے دنیا میں آنے کا مقصد پورا کر گئے اور منزل مقصود تک پہنچ گئے۔

عظمت قرآن:

قرآن کریم وہ پیاری کتاب ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں۔ قرآن واضح دلیل اور نور ہے قرآن شفا ہے۔ قرآن سارے جہان والوں کیلئے نصیحت ہے۔ قرآن پچھلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے قرآن مفصل کتاب ہے قرآن مبارک ہے قرآن کریم ہے قرآن میں ہر خشک و تر چیز کا بیان ہے۔ قرآن پاک نے ہمیشہ غور و فکر کی دعوت پیش کی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لانے کی ترغیب دلائی لیکن ہر پڑھنے والا اور قرآن پاک میں سطحی نظر کرنے والا یہ نہ سمجھے کہ کلام الہی عز و جل کی تلاوت کرنے والے تمام ہی افراد مقصد کو پالینگے نہیں قطعاً ایسا نہیں خود قرآن کریم نے اسکی وضاحت کی چنانچہ ارشاد ہوا :

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا

﴿البقرة 26﴾

ترجمہ: بہت سے لوگ اس قرآن سے گمراہ ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ اس سے ہدایت پاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ بہت سے لوگ قرآن پڑھ کر گمراہ کیوں ہوتے ہیں؟ اس کی وجہ کیا ہے! اس کی وجہ علماء علیہم السلام نے یہ بیان کی کہ وہ قرآن مجید فرقان حمید کو پڑھتے تو ہیں لیکن ان کا دل نور قرآن سے منور نہیں ہوتا کیونکہ وہ قرآن کی آیتوں کا غلط معنی و مفہوم سمجھ لیتے ہیں غلط ترجمہ اور غلط مفہوم کی وجہ سے وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔

نور قرآن سے محروم لوگ:

ایسا ہی ایک گروہ گزرا جس نے قرآن کریم کی ایک آیت پر نظر کرتے ہوئے دوسری آیت کا انکار کر دیا اس گروہ کے تفصیلی حالات بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور دیگر احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں علامہ امام عبدالرحمن بن جوزی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ جن کا سن وصال 597ھ ہے۔ آج سے تقریباً آٹھ سو سال قبل آپ نے مشہور و معروف کتاب تلخیص ابلیس لکھی یہ کتاب عربی زبان میں ہے اس کتاب میں آپ خارجیوں کے حالات

بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خارجی وہ لوگ تھے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زمانے میں ظاہر ہوئے یہ کلمہ بھی پڑھتے تھے نمازیں بھی پڑھتے تھے قرآن کی تلاوت بھی کرتے تھے اور اس کثرت سے اللہ عزوجل کی عبادت کرتے تھے کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس گروہ کو دیکھا تو فرمایا:

لَمْ أَرَقَطُ أَشَدَّ مِنْهُمْ اجْتِهَادًا : جِبَاهُهُمْ قُرْحَةٌ مِنَ السُّجُودِ

ترجمہ: میں نے ان سے بڑھ کر عبادت میں کوشش کرنے والی کوئی قوم نہ دیکھی۔

سجدوں کی کثرت سے ان کی پیشانیوں پر زخم پڑ گئے تھے۔

لیکن قرآن مجید فرقان حمید کو غلط سمجھنے کی وجہ سے یہ ایسے گمراہ ہوئے کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر شرک کا الزام لگا دیا اور کہنے لگے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام سے خارج ہیں نعوذ باللہ من ذالک اور وہ جس آیت کو بنیاد بناتے تھے وہ قرآن مجید فرقان حمید کی یہ آیت ہے:

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

ترجمہ: فیصلہ کرنے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہے

اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک جھگڑے کو ختم کرنے کیلئے کسی کو فیصلہ کرنے والا مقرر کیا تو خارجی کہنے لگے کہ فیصلہ کرنے والا تو صرف اللہ عزوجل ہے حالانکہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں جو خارجیوں نے سمجھا بلکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی طور پر فیصلہ کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے حقیقی حکم وہی ہے اور جو شخص انسانوں میں سے فیصلہ کرے تو اسے چاہیے کہ قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرے حقیقی فیصلہ کرنے کا اختیار تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے لیکن خارجی یہ بات نہ سمجھ سکے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیجا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا محبت والا مناظرانہ انداز:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا بات ہے تم صحابہ کرام علیہم الرضوان پر شرک کا الزام لگاتے ہو انہیں مشرک کہتے ہو تو خارجی جو اللہ تعالیٰ کی کثرت سے عبادت بھی کرنے والے تھے بظاہر کلمہ بھی پڑھنے والے تھے لیکن قرآن کو غلط سمجھنے کی وجہ سے گمراہ ہوئے وہ کہنے لگے جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فیصلہ کرنے والا وہی ہے تو پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسے فیصلہ کرنے والا مقرر کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر میں تمہیں قرآن سے ثابت کر دوں کہ انسانوں میں سے فیصلہ کرنے والا مقرر کیا جاسکتا ہے تو کیا تم اپنی بات سے رجوع کر لو گے؟ تو وہ کہنے لگے ہاں ہم رجوع کر لیں گے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۃ النساء کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا

مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا

﴿سورۃ النساء، آیت 35﴾

ترجمہ: جب میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہو جائے اور تم ان میں صلح چاہو تو ان کے تنازع کو حل کرنے کے لیے ایک حکم (فیصلہ کرنے والا) شوہر کی طرف سے مقرر کیا جائے اور دوسرا حکم (فیصلہ کرنے والا) بیوی کی طرف سے مقرر کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے خارجیوں! ذرا سوچو کہ رب العالمین عزوجل دو حکم (دو فیصلہ کرنے والوں) کے تقرر کا فرما رہا ہے تو اگر اللہ عزوجل کے سوا کسی اور کو فیصلہ کرنے والا مقرر کرنا شرک ہوتا تو قرآن کبھی بھی اس کی دعوت نہ دیتا اور اِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰہ سے مراد یہ ہے کہ حقیقی فیصلہ کرنے والا تو اللہ عزوجل ہی ہے کتنا پیارا انداز تھا مگر افسوس خارجیوں کی اکثریت اپنی ضد پر قائم رہی صرف چند خارجی ایسے تھے جنہوں نے توبہ کی:

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰہِ ﴿سورۃ ہود آیت 88﴾

ترجمہ: توفیق تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

قرآن کے مفہوم کو غلط سمجھنے کا وبال:

ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ اگر قرآن پاک کی کسی آیت کا غلط مفہوم سمجھ لیا جائے تو بسا اوقات انسان کتنی غلط راہ پر چلا جاتا ہے۔ کہ وہ قوم عبادت بھی کر رہی ہے مگر حضرت علی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مشرک سمجھ کر خود دائرہ اسلام سے خارج ہو رہی ہے اور انکی عبادتیں ضائع ہو رہی ہیں۔

قرآن پاک کی آیات میں ٹکراؤ نہیں ہے:

قرآن مجید فرقان حمید میں کئی مثالیں ہیں کہ بظاہر ایک آیت کا مطلب غلط سمجھ لیا جائے تو وہ دوسری آیت سے ٹکراتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی آیتیں آپس میں ٹکراتی نہیں ہیں بلکہ مفہوم کو غلط سمجھنے کی وجہ سے انسان غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ ☆ مثال 1:-

قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ﴿سورة التوبة، آیت 129﴾

ترجمہ: فرمادیجئے میرے لئے اللہ عزوجل کافی ہے۔

اب اگر کوئی اس آیت کا یہ مطلب لے کہ اللہ عزوجل کافی ہے اللہ عزوجل کے سوا دوسرے کو کافی کہنا شرک ہے تو قرآن مجید فرقان حمید پر اعتراض واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرمایا گیا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

﴿سورة الانفال، آیت 64﴾

ترجمہ: اے نبی ﷺ آپ کو اللہ عزوجل بھی کافی ہے اور آپ کی پیروی کرنے والے نیک صالح مومنین بھی آپ ﷺ کو کافی ہیں۔

ایک طرف فرمایا گیا فرمادیجئے میرے لئے اللہ عزوجل کافی ہے اور دوسری طرف فرمایا گیا کہ اے نبی ﷺ آپ کو اللہ عزوجل بھی کافی ہے اور آپ کی پیروی کرنے والے نیک صالح مومنین بھی آپ ﷺ کو کافی ہیں۔

سوال یہ ہے کہ جب اللہ عزوجل کافی ہے تو کسی اور کی کیا حاجت اور کیا ضرورت؟۔۔۔۔۔ اس کا جواب مفسرین نے بڑا پیارا دیا فرمایا جہاں یہ کہا جائے کہ اللہ عزوجل کافی ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ حقیقی طور پر سب کچھ دینے والا اللہ عزوجل ہی ہے اور جہاں یہ کہا جائے کہ نیک مومنین کافی ہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی عطا سے کافی ہیں۔

☆ مثال ۲:-

پیارے بھائیوں!

بسا اوقات یہ جملہ کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے سب کچھ ہونے کا یقین کرو اور جو اللہ عزوجل کے علاوہ ہے غیر اللہ ہے اس سے کچھ نہ ہونے کا یقین رکھو یقیناً بلا شک و شبہ تمام کام بنانے والی ذات تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اس کی مرضی کے بغیر پتا بھی حرکت نہیں کر سکتا لیکن اس گفتگو سے اگر یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ دو جہاں کے آقا ﷺ بے اختیار ہیں اور یہ تصور دینے کی کوشش ہو کہ اللہ عزوجل کی عطا سے بھی حضور ﷺ نہ کچھ دے سکتے ہیں نہ کچھ کر سکتے ہیں اگر یہ نظریہ ہو تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ قرآن کی کئی آیتوں اور احادیث طیبہ کا انکار ہو جائیگا۔

حضور ﷺ کی شان محبوبیت:

بخاری و مسلم اور دیگر حدیث کی کتب میں تفصیلاً موجود ہے کہ میدان محشر میں لوگ نجات کے لئے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے کسی اور کے پاس جاؤ اور پھر جب لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں گے تو حضور اہل محشر کی اس مشکل میں مدد فرمائیں گے اور فرمائیں گے انا لہا، انا لہا میں ہی تمہاری شفاعت کروں گا تو اگر یہ عقیدہ رکھ لیا جائے کہ اللہ عزوجل کی دی ہوئی طاقت سے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ نہیں کر سکتے تو یہ مذکورہ بالا حدیث کا انکار ہے۔ یہ خارجی قوم جس غلط فہمی کا شکار ہوئی وہ غلط فہمی یہ تھی کہ انہوں نے یہ تصور کیا کہ حضرت علی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان مشرک ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے شرک کو سمجھا ہی

نہیں تو آئیے پہلے ہم یہ سمجھ لیں کہ شرک کسے کہتے ہیں۔

شرک کی تین قسمیں ہوتی ہیں

1۔ شرک فی العبادت

2۔ شرک فی الذات

3۔ شرک فی الصفات

1۔ شرک فی العبادت:

شرک فی العبادت یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھا جائے جیسے مشرکین مکہ کہ انھوں نے خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔

2۔ شرک فی الذات:

شرک فی الذات یہ ہے کہ کسی کو اللہ عزوجل جیسا تسلیم کرے جیسے مجوسی کہ وہ دو خداؤں کو مانتے ہیں۔

3۔ شرک فی الصفات:

شرک فی الصفات یہ ہے کہ کسی ذات و شخصیت میں اللہ عزوجل جیسی صفات مانی جائیں۔ الحمد للہ عزوجل مسلمان ہر قسم کے شرک سے محفوظ ہے نہ تو شرک فی العبادت میں مبتلا ہے نہ ہی وہ شرک فی الذات میں مبتلا ہے اور نہ ہی وہ شرک فی الصفات میں مبتلا ہے کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے سوا نہ ہی کسی کی عبادت کرتا ہے نہ ہی اس کے جیسا کسی کو مانتا ہے اور نہ ہی اسکی صفات جیسی صفات کسی میں تسلیم کرتا ہے واضح رہے کہ شرک کی تیسری قسم شرک فی الصفات کا بغور سمجھنا انتہائی ضروری ہے شرک فی الصفات کی تعریف یہ بیان ہوئی کہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں ایسی ہی صفات کسی اور میں تصور کرنا شرک فی الصفات ہے اس کی مکمل تفصیل ابھی عرض کی جاتی ہے پہلے شرک کی مذمت کا مطالعہ کیجیے۔

شرک کی مذمت:

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿پارہ 21، سورة لقمان، آیت 13﴾

ترجمہ: بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

﴿پارہ 5، سورة النساء، آیت 48 اور 116﴾

ترجمہ: بے شک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہیں فرمائے گا اور شرک کے علاوہ جو اور گناہ ہونگے وہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا۔

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

﴿سورة النساء، 116﴾

ترجمہ: اور جس نے شرک کیا وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا

﴿سورة النساء، 48﴾

ترجمہ: جس نے شرک کیا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

تنگ نظری (الزام شرک) کا وبال:

بلاشبہ مشرک ظلم عظیم کا مرتکب مغفرت اور بخشش سے محروم صریح گمراہ ہمیشہ جہنم میں سڑنے والا بد بخت نامراد اور یقیناً اسلام کے دائرے سے خارج ہے۔ مشرک کی مذمت بالکل حق ہے لیکن کسی مسلمان کو مشرک کہنا اس پر شرک کا ناحق الزام لگانا بہت بڑا گناہ ہے۔ جو کسی مسلمان پر ناحق شرک کا الزام لگائے خود دائرہ اسلام سے باہر ہو جائے گا تفسیر ابن کثیر میں حدیث پاک ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص قرآن پڑھتا ہوگا قرآن کا نور اس کے چہرہ پر ہوگا اسلام پر عمل کرنے والا ہوگا مگر وہ قرآن کے نور

سے محروم ہو جائے گا اور اسلام سے بھی دور ہو جائے گا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا یہ اپنے پڑوسی مسلمان پر شرک کا الزام لگائے گا پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی شرک کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ الزام لگانے والا خود دائرہ اسلام سے خارج ہوگا کیونکہ مسلمان شرک سے بری ہے اس پر شرک کا الزام لگانا گویا کہ اپنے آپ کو اسلام سے دور کرنا ہے۔ شرک فی الذات اور شرک فی العبادت کا سمجھنا تو آسان ہے لیکن شرک فی الصفات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کئی لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے اسکی بنیادی وجہ کو ابتدائی سطور میں بیان کیا گیا کہ قرآن مجید کے معانی و مطالب کو غلط طریقے پر سمجھنے کی وجہ سے خارجیوں نے حضرت علی و دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مشرک کہا پاک نفوس پر شرک جیسا بہتان عظیم باندھا اور اسکے نتیجے میں خود دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے آئیے شرک فی الصفات کو قرآن پاک کے اصولوں کے مطابق سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ نور قرآن کی برکت سے شیطان لعین کے وار سے محفوظ رہ سکیں کیونکہ شیطان لعین کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مسلمان کسی بھی طرح قرآن کے صحیح اصولوں کو نہ سمجھ سکے اور مسلمان کے دل و دماغ میں وہ اس فتنے کو (کہ جو الفاظ اللہ عز و جل کی صفات کے لئے استعمال ہوئے وہ بندوں کے لئے استعمال کرنا شرک کہلاتا ہے) شرک فی الصفات کا نام دے کر راسخ کر دے حالانکہ قرآن پاک میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں اللہ عز و جل اور اسکے محبوبین کے درمیان لفظاً برابری پائی جاتی ہے لیکن شرک لازم نہیں آتا شیطان مردود سے اللہ عز و جل کی پناہ طلب کرتے ہوئے اللہ عز و جل کے فضل و کرم اور اسکے محبوب ﷺ کے صدقے سے چند قرآنی مثالوں کے ذریعے شیطان کے اس مکر و فریب کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ مثال ۱:-

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَّءٌ وَفٌ رَّحِيمٌ ﴿سورة البقرة، آیت 143﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر رؤف و رحیم ہے

غور کیجئے (اللہ عز و جل رؤف بھی ہے اور رحیم بھی ہے) اور قرآن مجید فرقان حمید میں

دوسرے مقام پر فرمایا گیا:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

﴿پارہ 10، سورۃ توبہ، آیت 128﴾

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے وہ رسول تشریف لائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں (بھاری) ہے۔ تمہاری بھلائی کو بہت چاہنے والے ہیں مومنوں پر رؤف اور رحیم ہیں۔

ایک طرف فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رؤف و رحیم ہے دوسری طرف فرمایا جا رہا ہے کہ رسول کریم ﷺ بھی رؤف و رحیم ہیں تو ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابھی تو آپ نے کہا کہ شرک فی الصفات نام ہے صفات میں برابری کا تو یہ صفات تو ایک جیسی ہو گئیں اور دونوں قرآن کی آیتیں ہیں اور قرآن تو شرک سے دور کرتا ہے دلوں کو شرک سے پاک کرتا ہے یہاں مفسرین نے بہت ہی پیاری بات ارشاد فرمائی فرمایا رؤف و رحیم اللہ عز و جل بھی ہے اور حضور ﷺ بھی ہیں لیکن برابری نہیں ہے اس لیے کہ اللہ عز و جل کا رؤف و رحیم ہونا ذاتی ہے حضور ﷺ کا رؤف و رحیم ہونا اللہ عز و جل کی عطا سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ سے رؤف اور رحیم ہے اور حضور ﷺ رؤف اور رحیم ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ مقام اور مرتبہ دیا جب یہ فرق ہو گیا تو برابری نہ رہی جب برابری نہ رہی تو شرک لازم نہ آیا۔

☆ مثال ۲:-

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

﴿پارہ 20، سورۃ النمل، آیت 65﴾

ترجمہ: تم فرما دو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ عز و جل کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا

اور قرآن پاک ہی میں ہے:

عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ

﴿پارہ 29، سورة الجن، آیت 26, 27﴾

ترجمہ: غیب کا جاننے والا رب العالمین غیب کا علم کسی کو نہیں دیتا مگر اپنے رسولوں کو پسند فرماتا ہے اور انہیں غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔

دونوں آیتیں قرآن کی ہیں ان دونوں آیتوں کا مطلب مفسرین نے یہ فرمایا کہ حقیقی طور پر غیب جاننے والا صرف اور صرف اللہ عز و جل ہے اللہ عز و جل کی عطا کے بغیر کوئی کچھ نہیں جانتا اور جب اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو محبوب کریم ﷺ اللہ عز و جل کی عطا سے علم غیب جانتے ہیں۔ اللہ عز و جل بھی غیب کے علم کو جانتا ہے اور رسول ﷺ بھی غیب کے علم کو جانتے ہیں لیکن برابری نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور حضور ﷺ کا علم اللہ عز و جل کی عطا سے ہے جب فرق ہو گیا تو برابری نہ ہوئی۔ قرآن مجید فرقان حمید سے اسکی ایک اور مثال پیش کی جاتی ہے۔

☆ مثال ۳:-

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا ﴿پارہ 26، سورة محمد، آیت 11﴾

ترجمہ: مسلمانوں کا مددگار اللہ عز و جل ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

﴿پارہ 28، سورة التحريم، آیت 4﴾

ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل ان کا مولا ہے مددگار ہے اور جبریل مولا ہیں مددگار ہیں اور صالح مومنین مددگار ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ایک آیت میں فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مددگار ہے مولا ہے دوسری آیت میں فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ عزوجل بھی مددگار ہے جبریل بھی مددگار ہیں اور صالح مومنین بھی مددگار ہیں دونوں آیتیں قرآن کی ہیں لہذا کوئی ٹکراؤ تو ہو ہی نہیں سکتا درحقیقت معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مولا ہے مددگار ہے حقیقی طور پر ذاتی طور پر اور جبریل اور صالح مومنین مددگار ہیں اللہ عزوجل کی عطا سے لہذا برابر ہی نہ رہی۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

﴿پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 55﴾

ترجمہ: اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ اور ایمان والے تمہارے مددگار ہیں۔
اللہ عزوجل بھی مددگار ہے حضور ﷺ بھی مددگار ہیں نیک صالح مومنین بھی مددگار ہیں وہی بات ہے کہ اللہ عزوجل ذاتی مددگار ہے حقیقی مددگار ہے اور رسول ﷺ کی مدد اور نیک مومنین کی مدد باذن اللہ عزوجل ہے اللہ عزوجل کی عطا سے ہے اللہ عزوجل کی عنایت سے ہے اور اللہ عزوجل کے کرم سے ہے حقیقی مددگار تو صرف اللہ عزوجل ہی ہے رسول ﷺ اور نیک مومنین اللہ عزوجل کی مدد کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں

سوال: یہاں پر یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ کہہ دیا گیا کہ (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ) اللہ عزوجل تمہارا مددگار ہے اور اسی طرح پہلی آیت میں فرمایا (فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاكُمْ) کہ اللہ عزوجل ہی ان کا مددگار ہے تو جب اللہ عزوجل کے مددگار ہونے کا ذکر کر دیا گیا تو پھر رسول ﷺ کی مدد، جبریل کی مدد اور مومنین کی مدد کا ذکر کیوں کیا گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد کافی نہیں ہے؟

جواب: ہرگز یہ بات نہیں اصل بات یہ ہے کہ قرآن یہ عقیدہ بیان کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو مقام مرتبہ اور بلندی عطا فرماتا ہے۔ ان سے وابستہ رہیں گے اور ان کی بارگاہ میں حاضر ہونگے تو اللہ عزوجل کرم فرمائے گا اور ان کی دعاؤں کے صدقے ہمارا بیڑا پار فرمادے گا۔

☆ مثال ۴:-

يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ

﴿پارہ 25، سورۃ الشوریٰ، آیت 49﴾

ترجمہ: اللہ عزوجل جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔

اسکے برعکس قرآن پاک میں دوسرے مقام کو دیکھیے کہ جب جبریل امین علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔
اس واقعہ کا قرآن میں تذکرہ اس طرح ہے۔

قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا

﴿پارہ 16، سورہ مریم، آیت 19﴾

ترجمہ: (جبریل امین نے) کہا میں تو صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا قاصد ہوں میں اس لیے آیا ہوں تاکہ تجھے ستھرا اور پاکیزہ بیٹا عطا کرو۔

ایک طرف کہا گیا کہ بیٹا اور بیٹی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے دوسری طرف جبریل امین کہہ رہے ہیں کہ میں اسلئے آیا ہوں کہ میں تمہیں نیک صالح بیٹا عطا کروں حقیقی طور پر عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جبریل امین جو عطا کر رہے ہیں وہ اللہ کی عطا اور اس کی مرضی سے کر رہے ہیں۔

☆ مثال ۵:-

اللَّهُ يُتَوَفَّى الْأَنْفُسَ ﴿پارہ 24، سورہ الزمر، آیت 42﴾

ترجمہ: اللہ عزوجل ہی جانوں کو موت دیتا ہے (روح قبض کرتا ہے) زندگی موت دینے والا اللہ عزوجل ہی ہے۔

اور قرآن ہی میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا:

قُلْ يُتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ

﴿پارہ 21، سورہ السجدہ، آیت 11﴾

ترجمہ: آپ ﷺ فرمائیے موت کے فرشتے حضرت ملک الموت تمہیں موت دینگے۔

سوال یہ ہے کہ ایک طرف قرآن بیان کر رہا ہے کہ موت حضرت عزرائیل علیہ السلام دیں گے اور دوسری طرف قرآن ہی بیان کر رہا ہے کہ موت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے درحقیقت دونوں آیتوں میں کوئی ٹکراؤ نہیں سمجھنا یہ ہے کہ حقیقی طور پر موت دینے والا اللہ عزوجل ہی ہے حضرت ملک الموت علیہ السلام اللہ عزوجل کی عطا سے باذن اللہ عزوجل یہ کام کرتے ہیں مزید آگے آنے والی قرآن کی اس آیت سے باذن اللہ کا مفہوم سمجھ میں آ جاتا ہے۔ بتائیے بیماروں کو شفا دینے والا کون ہے؟ یقیناً اللہ عزوجل، مردوں کو زندہ کون کرتا ہے؟ یقیناً اللہ عزوجل لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اعلان فرما رہے ہیں۔

وَأُبْرِئُ الْآكُمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ

﴿آل عمران 49﴾

ترجمہ: اور میں اچھا کرتا ہوں اندھے اور کوڑھی کو۔۔۔ اور میں مردے کو زندہ کرتا ہوں۔ آپ نے خود یہ الفاظ بیان کئے (باذن اللہ عزوجل) یعنی کرتا میں ہوں لیکن اللہ عزوجل کی

عطا سے اُسی کے اذن سے تو جب عطائی اور ذاتی کافرق ہو گیا تو برابری نہ ہوئی۔ اور جب برابری نہ ہوئی تو شرک نہ ہوا (ملاحظہ ہو قرآن کریم اور معیار ہدایت)

شیطان کی خود ساختہ توحید:

شیطان لعین بھولے بھالے مسلمانوں کے دل میں اپنا خطرناک ترین وسوسہ پیدا کرتا ہے جس سے کئی مسلمانوں کو ایمان سے محروم کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ شیطان مردود کہتا ہے کہ اگر کسی زندہ کو قریب سے مدد کیلئے پکارا جائے یا ان اسباب کے تحت مدد مانگی جائے جو عادتاً انسان کے بس میں ہو تو مدد مانگنے میں کوئی حرج نہیں شرک تو جب ہوگا کہ کوئی دور سے وصال شدہ کو مدد کیلئے پکارے یا اُن اسباب کے تحت مدد مانگے جو عادتاً انسان کے بس میں نہ ہوں جنہیں مافوق الاسباب کہا جاتا ہے۔

پیارے بھائیوں! یہ ہمیشہ یاد رکھیے کہ شیطان لعین ہمارا ازلی دشمن ہے یہ اپنے نئے نئے جدید ہتھکنڈوں کے ذریعے ہمیشہ مسلمانوں میں تفرقہ و بگاڑ پیدا کرنے کی کوششیں کرتا رہا ہے یہ بھی اُس کا جدید وار ہے اور اُس کی خود ساختہ توحید ہے کہ قریب سے زندہ کو ماتحت الاسباب (یعنی وہ اسباب جو عادتاً انسان کے بس و اختیار میں ہوتے ہیں) مدد کیلئے پکارنا تو حید ہے اور دور سے وصال شدہ کو پکارنا یا مافوق الاسباب (یعنی وہ اسباب جو عادتاً انسان کے بس میں نہ ہو) کسی سے کوئی کام کہنا یا مدد مانگنا معاذ اللہ شرک ہے۔

سیدھے سادھے اور بھولے بھالے مسلمان بھائیوں 1400 سال سے لیکر آج تک کسی محقق و مدبر نے توحید کا یہ معنی بیان نہیں کیا کہ اگر کسی کو دور سے مدد کیلئے پکارے تو شرک اور قریب سے پکارے تو عین اسلام زندہ کو پکارے تو عین توحید اور وصال شدہ کو پکارے تو اسلام سے خارج ہو جائے اور تباہی و بربادی اس کا مقدر بن جائے۔

یاد رکھیے:

شرک کا تعلق زندہ، وفات شدہ، قریب اور دور پر نہیں۔ کیوں کہ اگر دور سے پکارنا ہی شرک ہو تو کیا کسی بت کو قریب سے پکارنا شرک نہیں ہوگا؟ اسی طرح جو فرعون کو الہ سمجھ کر اسے پکارتے تھے وہ بھی مشرک ہی تھے اگرچہ فرعون زندہ اور قریب تھا اور وہ فرعون کو ماتحت الاسباب ہی پکارتے تھے۔ شرک کا تعلق عقیدے سے ہے۔ جس کو پکار رہا ہے اس کو الہ، معبود اور خدا یقین کرتا ہے تو شرک ہے خواہ دور سے ہو یا نزدیک سے، قریب سے ہو یا بعید سے، ماتحت الاسباب ہو یا مافوق الاسباب، وہ زندہ ہو یا وفات شدہ۔ قرآن پاک میں ہے:

لَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ترجمہ: کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدا سمجھ کر مت پکارو۔

(سورۃ القصص 88 پارہ 20)

ہدایت سے محروم لوگ:

بلا شک وہی لوگ ہدایت سے محروم ہیں جو تنگ نظر ہوتے ہیں حقیقت سے نا آشنا ہوتے ہیں اور رائے کے غلط ہونے کے باوجود اپنی رائے کو درست سمجھتے ہیں ایسا ہی ایک گروہ جو حقیقت سمجھنے سے نا آشنا رہا اور اس نے حضور ﷺ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ مشرک کہا

الامان الامان: **مفسر شہیر حضرت علامہ فخر الدین دازی** علیہ

الرحمۃ (سن وصال: 606ھ) عالم اسلام کی مشہور ترین (تفسیر کبیر) میں نقل فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: "مَنْ أَحْبَبَنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ وَمَنْ

أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ" فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: لَقَدْ قَارَبَ هَذَا الرَّجُلُ

الشِّرْكَ وَهُوَ أَنْ يَنْهَى أَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللَّهِ وَيُرِيدُ أَنْ نَتَّخِذَهُ رَبًّا

كَمَا اتَّخَذَتِ النَّصْرِيُّ عِيسَى فَإَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ

﴿تفسیر کبیر ج ۴، ص ۵۰ مطبوعہ احیاء التراث العربی بیروت لبنان﴾

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی اور جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کی تو منافق بولے یہ مرد (یعنی حضور ﷺ کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ) یہ نبی ﷺ (نعوذ باللہ عزوجل من ذالک) شرک کے قریب ہو گئے ہیں۔ ہمیں تو منع کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی کی پوجا مت کرو اور چاہتے یہ ہیں کہ ہم انہیں خُدا مان لیں۔ جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خُدا تصور کر لیا تھا۔ تو اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل فرمایا:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

﴿پ 5، سورۃ النساء، آیت 80﴾

ترجمہ: جو رسول ﷺ کی اطاعت کرے اس نے درحقیقت اللہ عزوجل کی اطاعت کی۔ یہاں پر ایک چیز توجہ کے لائق ہے۔ وہ یہ کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری محبت اللہ عزوجل کی محبت ہے۔ میری اطاعت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔ تو منافقین نے حضور ﷺ پر شرک کا الزام اس طرح سے لگایا کہ وہ نعوذ باللہ عزوجل من ذالک یہ کہنے لگے۔ (کہ حضور ﷺ نے اپنی ذات کو اللہ سے ملا دیا۔ اللہ اللہ ہے۔ اور یہ اللہ عزوجل کے بندے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کی محبت اللہ عزوجل کی محبت بن جائے۔ ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت بن جائے۔)

قرآن نے ان کا رد کیا۔ اور فرمایا جو حضور ﷺ کی اطاعت کرتا ہے۔ جو حضور ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ وہ درحقیقت اللہ عزوجل سے محبت کرتا ہے۔ حضور ﷺ کی اطاعت درحقیقت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔ جیسے کہ ابھی قرآن پاک کی آیت گزری:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی۔ یہی تفسیر اور یہی واقعہ عظیم الشان تفسیر ”تفسیر خازن“ پہلی جلد صفحہ نمبر (405) پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مفسرین نے بھی اس واقعہ کا ذکر کیا۔

اللہ عزوجل کے محبوبوں کا مقام:

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو جو مقام اور مرتبے کی بلندی دیتا ہے۔ اور انہیں جو طاقت اور قدرت دیتا ہے اس کو تسلیم کرنا درحقیقت اللہ کی قدرت کو تسلیم کرنا ہے:

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہرچاہت پر قادر ہے۔

وہ جسے جو مقام و مرتبہ دینا چاہے دے سکتا ہے اللہ عزوجل کی قدرت کو محدود نہ سمجھا جائے رب العالمین نے حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کو کیسی قدرت عطا فرمائی کہ جنات آپ کے تابع، ہوائیں آپ کے تابع، پرندوں کی بولیاں آپ سنتے، سمندر میں موجود مچھلیوں سے آپ گفتگو کرتے۔ آپ کو پوری دنیا کی حکومت دی گئی۔ آپ ہواؤں میں اڑتے، ہوا آپ کے تابع تھی۔ یہ مقام و مرتبہ کس نے دیا۔ اللہ عزوجل نے دیا۔ تو اللہ عزوجل اپنے نیک بندوں کو جو بھی مقام و مرتبہ دے۔ بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ کی قدرت پر یقین رکھے۔ اور وہ یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَا أُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَا أَعِذَنَّهُ

﴿بخاری شریف جلد 2، صفحہ 963، کتاب الرقاق،﴾

باب التواضع رقم حدیث 6021، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ﴿﴾

تشریح حدیث:

وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ إِذَا وَاظَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ إِلَى الْمَقَامِ الَّذِي
يَقُولُ اللَّهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا فَإِذَا صَارَ نُورُ جَلَالِ اللَّهِ سَمْعًا لَهُ
سَمِعَ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَلِكَ النُّورُ بَصَرًا لَهُ رَأَى الْقَرِيبَ
وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَلِكَ النُّورُ يَدًا لَهُ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِي
الصَّعْبِ وَالسَّهْلِ وَالْبَعِيدِ وَالْقَرِيبِ

آیت اُمّ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ مَطْبُوعَهُ دَارِ أَحْيَاءِ التَّرَاثِ الْعَرَبِيِّ بیروت

جب اللہ عزوجل کا نیک بندہ مسلسل عبادتیں کرتا رہتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کا مقبول بن جاتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں۔ جب اللہ عزوجل کے جلال کا نور اس کے کان بن جاتا ہے۔ وہ محبوب بندہ قریب کی باتیں بھی سنتا ہے اور دور کی باتیں بھی سن لیتا ہے۔ اور جب اللہ عزوجل کے جلال کا نور اس کی آنکھیں بن جاتا ہے وہ قریب کو بھی دیکھ لیتا ہے اور دور کو بھی دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ عزوجل کے جلال کا نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ طاقت دیتا ہے۔ کہ قریب و دور، مشکل و آسان تمام کاموں پر قدرت رکھتا ہے اور وہ وہ کرامتیں دکھاتا ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں محترم و پیارے بھائیوں اللہ عزوجل کے نیک بندے جو طاقت رکھتے ہیں۔ حدیث قدسی اور تفسیر کبیر کے حوالے سے اسکو آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا:

حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی کی شان:

قرآن مجید فرقان حمید میں بھی اللہ عزوجل کے نیک بندوں کی طاقت کا ذکر ہے۔ ملکہ بلقیس ملکہ صبا کی ملکہ اس کا وہ تخت جو 80 گز لمبا 40 گز چوڑا سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے سجا ہوا دو مہینے کی مسافت پر تھا یعنی دو مہینے تک گھوڑا دوڑتا رہے تب جا کر اس فاصلے کو طے کرے۔ سخت پہرے میں سات کمروں میں بند تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے فرمایا۔ ملکہ بلقیس میرے پاس آرہی ہے اس کے آنے سے پہلے:

اَيُّكُمْ يَأْتِينِي بَعْرُ شِهَاءِ ﴿پارہ 19، سورۃ النمل، آیت 38﴾

تم میں سے کوئی ہے جو ملکہ بلقیس کے تخت کو میرے پاس لے کر آئے قرآن مجید

فرقانِ حمید بیان فرماتا ہے کہ ایک طاقت ور جن نے کہا کہ میں لے کر آؤں گا۔ آپ نے فرمایا کب لے کر آؤ گے کہنے لگا شام ہونے سے پہلے لے آؤں گا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس سے بھی پہلے چاہیے قرآن نے اس واقعہ کو مزید بیان فرمایا اور حضرت آصف بن برخیا علیہ الرحمۃ کا ذکر کیا جو ولی کامل تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی تھے۔

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ اَنَا اَتِيكَ

بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ

﴿سورة النمل، آیت 40﴾

ترجمہ: کہا اُس ولی نے جس کے پاس اللہ عزوجل کی کتاب کا علم تھا۔ میں اس تخت کو آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے لے کر آ سکتا ہوں۔

آپ نے فرمایا لے آؤ حضرت آصف بن برخیا نے فوراً ہی تخت سامنے پیش کر دیا۔ تو اب دیکھیے حضرت آصف بن برخیا فوراً تخت لے آئے اللہ عزوجل نے آپ کو یہ طاقت دی کہ آپ کی روحانی قوتوں سے یہ کام جو مشکل تھا۔ آپ کے لئے آسان ہو گیا سو چئیے حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت میں جو ولی ہے اسکی طاقت کا یہ عالم ہے تو حضور ﷺ کی امت کے اولیاء کرام کی طاقتوں کا کیا عالم ہوگا پھر خود انبیاء علیہم السلام کی طاقتیں اور انبیاء علیہم السلام کے سردار سید کونین ﷺ کی طاقت کا کیا عالم ہوگا۔

صحابہ علیہم الرضوان کا عقیدہ:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مسیلمہ کذاب نے سر اٹھایا تو اسکے ساتھ (60000) ساٹھ ہزار فوجی تھے۔ اس جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ ایک موڑ وہ آیا کہ مسلمان سخت مشکل

میں مبتلا ہو گئے اس پریشانی میں مسلمانوں کے سپہ سالار جلیل القدر صحابی رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم کو مدد کے لئے پکارا۔ ابن کثیر جنہیں دنیا محقق تسلیم کرتی ہے۔ البدایہ والنہایہ، جلد 6، صفحہ 24 پر لکھتے ہیں:

”كَانَ شِعَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ يَا مُحَمَّدًا“

ترجمہ: اس دن صحابہ کرام کا شعار یہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کو مدد کے لئے پکار رہے تھے۔ سوچئے کہ صحابہ کرام سے بڑھ کر تو حید کو سمجھنے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ اگر کسی کو مدد کے لئے پکارنا شرک ہوتا تو صحابہ کرام ہرگز نہ پکارتے ہاں یہ ضرور یاد رکھیے کہ جب ہم کسی سے مدد مانگتے ہیں تو یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے کہ انہیں جو طاقتیں ملی ہیں وہ اللہ عزوجل کی عطا کردہ ہیں اور اللہ کی دی ہوئی طاقتوں سے ہی وہ ہماری مدد کرتے ہیں۔

راہ نجات:

صحابہ کرام علیہم الرضوان مشکل میں حضور ﷺ سے مدد مانگا کرتے تھے۔ حضور ﷺ کو وسیلہ سمجھتے تھے اور صحابہ کرام کا عقیدہ یہی تھا کہ حقیقی مددگار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل کی دی ہوئی طاقت سے مدد فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عمل ہے اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کا حکم دیا نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارک ہے۔

إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِينَ مِלَّةً وَ تَفْتَرِقُ
أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً
وَ أَحَدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا
عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِي

ترجمہ: آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بنی اسرائیل 72 فرقوں میں تقسیم ہوگئی اور میری امت میں 73 فرقے ہونگے۔ تمام فرقے جہنم میں جاینگے اور ایک ہی فرقہ جنتی ہوگا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ جنتی فرقہ کونسا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر ہوگا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان تو حضور ﷺ کی طاقت حضور ﷺ کے اختیار اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو مرتبہ دیا ہے اسے تسلیم کر رہے ہیں۔ تو جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے۔ اسے چاہیے وہ بھی حضور ﷺ کے مقام و مرتبہ کو تسلیم کرے۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ:

ہمارے پیشوا سیدنا امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اللہ عزوجل کے نیک بندے ہیں آپ تابعی ہیں آپ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فیض حاصل کیا آپ حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

يَا مَالِكِي كُنْ شَافِعِي فِي فَاقَتِي

اِنِّي فَقِيرٌ فِي الرَّيِّ لِيُغْنَاكَ

ترجمہ: اے میرے مالک آقائے دو جہاں ﷺ آپ میری حاجتوں کو پورا کر دیں میں تمام مخلوق میں آپ کے حصے کو آپ کی عطا کو حاصل کرنے والا فقیر اور محتاج ہوں۔

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرَى جُدْلِيْ

بِجُودِكَ وَاَرْضْنِي بِرِضَاكَ

ترجمہ: اے جن اور انسانوں میں سب سے زیادہ کریم عزت والے اے مخلوق میں خزانے تقسیم کرنے والے مجھ پر احسان فرمائیے اپنی رضا سے مجھے راضی فرمادیجئے اور اپنی عطا سے مجھے مالا مال فرمادیجئے۔

أَنَا طَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ

لَا بِي حَنِيفَةً فِي الْأَنَامِ سِوَاكَ

ترجمہ: میں آپ ﷺ کی عطاؤں کا امیدوار ہوں آپ ﷺ کا سوالی ہوں آپ ﷺ کے سوا مخلوق میں ابوحنیفہ کا کوئی نہیں ہے۔

غور فرمائیں امام اعظم ابوحنیفہ سے بڑھ کر قرآن سمجھنے والا ہم میں سے کون ہو سکتا ہے؟۔۔۔ آپ تابعی ہیں اللہ عزوجل کے نیک بندے ہیں حضور ﷺ کے وصال ظاہری کے کئی سالوں کے بعد حضور ﷺ کی بارگاہ میں التجائیں کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ سے مدد کا سوال کر رہے ہیں عقیدہ وہی ہے کہ جو دے گا اللہ عزوجل ہی دے گا حضور ﷺ اللہ عزوجل کی عطا سے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور باذن اللہ عزوجل عطا فرمائیں گے۔

صاحب دلائل الخیرات کا عقیدہ:

صالحین سے فیض حاصل کرنے والے صاحب دلائل الخیرات جو بڑی عظمتوں والے ہیں آپ کا بڑا مقام ہے۔ آپ نے صدیوں پہلے درود پاک کی یہ کتاب دلائل الخیرات لکھی آپ نے اس میں بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ درود و سلام کو جمع کیا آپ کا اسم گرامی محمد بن سلیمان جذولی ہے۔ آپ کا سن وصال 16 ربیع الاول آٹھ سو ستر 870ھ ہجری ہے۔ دلائل الخیرات شریف بڑی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اور علماء نے اسے مجرب قرار دیا ہے آپ جو درود پاک دلائل الخیرات شریف میں لکھتے ہیں اس کی چند مثالیں دیکھیے اور سمجھیے کہ بزرگان دین نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبے کو کیسا سمجھا آپ لکھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى الْمَوْصُوْفِ بِالْكَرَمِ وَالْجُوْدِ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل اس ذات مقدس پر رحمت نازل فرما۔ جو سخاوت کرنے والے ہیں اور کرم کرنے والے ہیں۔

سَيِّدُنَا كَاشِفُ الْكَرْبِ

ترجمہ: ہمارے آقا ﷺ مشکلات کو حل فرمانے والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى كَاشِفِ الْغُمَّةِ

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج اس ذات پر جو غم کو دور کرنے والے ہیں۔

شیطان کا خطرناک ترین وار:

جب شیطان یہ دیکھتا ہے کہ میری کوشش بے کار چلی گئی۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کو محدود ماننے کو تیار نہیں مسلمان یہ مانتا ہے کہ اللہ عزوجل جس کو چاہتا ہے مقام و مرتبہ دیتا ہے اس موقع پر شیطان کی گستاخی کھل کر سامنے آ جاتی ہے اور ازلی دشمن جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہتا ہے اے مسلمانوں تم اللہ والوں سے محبت کرتے ہو۔ مدد کے لئے انہیں پکارتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب تمہیں مل جائے اور اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاؤ یہ عقیدہ تو مشرکین کا تھا۔ وہ بھی بتوں کو پوجتے تھے تا کہ یہ بت انہیں اللہ عزوجل کے قریب کر دیں تم میں اور مشرکوں میں کیا فرق ہے اور قرآن مجید فرقان حمید کی اس آیت کو پیش کرتا ہے۔

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰی

﴿پارہ 23، سورہ الزمر، آیت 3﴾

ترجمہ: وہ کہتے ہیں ہم تو ان بتوں کو صرف اس لئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ عزوجل کے نزدیک کر دیں گے۔

شیطان کے مکر کا رد اور اس آیت کا صحیح مفہوم:

دیکھیے یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے بات تو ان مشرکوں کی ہو رہی ہے جو غیر اللہ کو پوجتے ہیں ولی ہوں یا انبیاء ہوں مسلمان کسی کو نہیں پوجتا کسی کی عبادت نہیں کرتا وہ صرف اور صرف اللہ عزوجل ہی کی عبادت کرتا ہے۔ کتنا بڑا فرق ہے کہ ایک تو وہ شرک کر رہے ہیں بتوں کو پوج رہے ہیں اللہ عزوجل کی نافرمانی کر رہے ہیں اور سمجھ یہ رہے ہیں کہ اس طرح ہم اللہ عزوجل کے نزدیک ہو جائیں گے۔ تو جو اللہ عزوجل کی نافرمانی کرے تو کیا وہ اللہ عزوجل کے نزدیک ہو سکتا ہے؟ اور یہ بت جن کا کوئی مقام ہی نہیں جن سے دور رہنے کا حکم دیا گیا۔ یہ پتھر کے بے جان بت اللہ عزوجل کے قریب کرنے کی صلاحیت اور طاقت رکھتے ہی نہیں ہیں۔ اللہ عزوجل نے انہیں کوئی مقام و مرتبہ دیا ہی نہیں ہے۔ اتنا واضح فرق ہونے کے باوجود اس آیت کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا کتنا بڑا ظلم اور کتنی زیادتی ہے۔

یقیناً یقیناً یقیناً مومنین اور مشرکین، بتوں اور صالحین میں کوئی برابری نہیں ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں بتوں سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور انبیاء و صالحین کے دامن سے وابستہ رہنے کا حکم دیا گیا ہے بتوں کو تو توڑنے کا حکم ہے اور انبیاء اور صالحین سے ہمیشہ جڑے رہنے کا حکم ہے بتوں کی محبت اللہ عزوجل سے دور کر دیتی ہیں اسکے برعکس انبیاء اور صالحین کی محبت اللہ عزوجل کے قریب کر دیتی ہے بت نہ غم خوار ہیں نہ مددگار ہیں جبکہ انبیاء اور صالحین اللہ عزوجل کی دی ہوئی طاقتوں سے باذن اللہ عزوجل مونس بھی ہیں اور مددگار بھی ہیں۔ جب اتنا واضح فرق ہے تو یقیناً بت اور صالحین برابر نہیں ہو سکتے قربان جائیے قرآن مجید فرقان حمید کی عظمتوں پر اس نے تو پہلے ہی فرما دیا۔

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا ﴿١﴾ سورة البقرہ، آیت 26 ﴿﴾

ترجمہ: کئی قرآن پڑھنے کے باوجود گمراہ ہو جاتے ہیں۔

قرآن کو غلط سمجھنے والوں کیلئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث پاک کتنی واضح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعے بعض لوگوں کو بلندی عطا فرمائے گا اور اس قرآن کے ذریعے بعض لوگوں کو تباہ و برباد کر دے گا۔

یقیناً بلندی انہیں ہی ملے گی جو نورِ قرآن سے متور ہو گئے۔ اور نورِ قرآن سے متور ہونے کے لئے صاحبِ قرآن کی محبت ضروری ہے اور تباہ و برباد ذلیل و رسوا وہ لوگ ہو گئے۔ جو قرآن کو غلط سمجھ کر مسلمانوں پر ”نعوذ باللہ عزوجل من ذالک“ شرک کا الزام لگا کر دائرہ اسلام سے دور ہوتے ہیں اور بتوں کی مذمت کی آیتوں کو مسلمانوں پر فٹ (Fit) کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے جس خارجی گروہ کو شرارِ خلق فرمایا کہ یہ مخلوق میں بدترین لوگ ہو گئے اس گروہ کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول امام بخاری علیہ الرحمۃ ذکر کرتے ہیں۔ اور خارجیوں کی علامت بیان کرتے ہیں کہ

إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي

الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

﴿بخاری شریف - کتاب استتابة المعاندين. جلد 2، صفحہ 1024﴾

ترجمہ: خارجی اتنے گمراہ لوگ ہیں کہ جو آیتیں کافروں کی مذمت میں نازل ہوئیں انکو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔

ایسے لوگ یقیناً دین سے دور ہیں ایسے لوگوں کا قرب انسان کو قرآن سے دور کر دیتا ہے۔

شان والے محبوب ﷺ نے بڑی شان سے توحید کا رجم بلند کر دیا ہے:

آقا ﷺ کے اس مبارک فرمان میں غور کریں جو آپ ﷺ نے اپنے وصال سے قبل ارشاد فرمایا۔

وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي

﴿بخاری شریف، جلد 2، صفحہ 975، کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۱۰۲،

مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی﴾

ترجمہ: آقائے دو جہاں ﷺ ارشاد فرماتے ہیں خدا عزوجل کی قسم مجھے تم پر اس بات کا کوئی خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔

یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کا خوف نہیں کہ میری امت شرک میں مبتلا ہوگی ہاں مجھے اس بات کا ڈر ضرور ہے کہ تم دنیا میں پھنس جاؤ گے دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ آج بتائیے کون ہے جو دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہو۔ لیکن حضور ﷺ نے فرما دیا کہ میری امت شرک نہیں کرے گی۔

حضور ﷺ کے ماننے والے حضور ﷺ سے محبت کرنے والے حضور ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے کیسے بھی دین سے دور ہوں مگر جب ان سے پوچھا جائے کہ حقیقی طور پر خالق اور مالک کون ہے حقیقی طور پر نعمتیں دینے والا کون ہے حقیقی طور پر مشکلات کو حل کرنے والا کون ہے یقیناً وہ یہی کہیں گے کہ اللہ عزوجل ہی خالق و مالک ہے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے صالحین اور انبیاء جو طاقتیں رکھتے ہیں۔ ان سے جو کرامتوں اور معجزات کا اظہار ہوتا ہے۔ جو ان کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ کیسے ہے تو ہر مسلمان یہی کہے گا۔ کہ یہ باذن اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ کی دی ہوئی طاقتوں سے ہے۔ کوئی کسی کو اللہ عزوجل کے سوانہ رب مانتا ہے نہ خدا مانتا ہے۔ نہ الہ مانتا ہے۔ نہ معبود مانتا ہے۔

اللہ کے بندوں سے مدد مانگنے کا حکم:

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا
أَوْ أَرَادَ عَوْنًا وَهُوَ بَارِضٌ لَيْسَ بِهَا أَيْنِسٌ فَلْيَقُلْ
يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعِينُونِي فَإِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ وَقَدْ جُرِبَ ذَلِكَ

﴿رواہ طبرانی﴾

ترجمہ: حضرت عتبہ بن غزوہ ان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تم
میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا وہ مدد حاصل کرنا چاہے اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں اس کا
کوئی مددگار نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کہے اے اللہ عزوجل کے بندوں میری مدد کرو بے شک اللہ
عزوجل کے ایسے مقبول بندے ہیں۔ جو نظر نہیں آتے (اور وہ مدد کرتے ہیں)

محدثین فرماتے ہیں یہ ایک ایسا عمل ہے کہ جب اس پر عمل کیا گیا تو اس کے فوائد فوراً
ظاہر ہوئے۔ اس حدیث پاک سے انتہائی واضح ہوا کہ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعِينُونِي پکارنے اور اللہ
عزوجل کے بندوں سے مدد مانگنے کا حکم خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

آخری بات اور دشمن کی پہچان:

ان تمام احادیث اور قرآن کی آیتوں کے بعد آخر میں عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ محترم
بھائیوں قرآن پاک میں ارشاد ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ﴿فاطر آیت: 6﴾

ترجمہ: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔

شیطان کی آرزو اور تمنا یہی ہے کہ وہ ہمیں تباہ و برباد کر دے صحابہ علیہم الرضوان اور

بزرگان دین کے عقائد اور نظریات سے دور کر دے شیطان یہی چاہتا ہے کہ مسلمان قرآن مجید
فرقانِ حمید کی آیات کا غلط مفہوم سمجھ کر اپنے درست عقیدے سے دور ہو جائیں اسی طرح اس
بد بخت کی خواہش ہے کہ مسلمان دنیا کی رنگینیوں میں بدمست ہو جائیں اور آخرت کو بھول
جائیں۔

یاد رکھیے! دنیا کی محبتیں صرف دنیا کی غرض کے لئے ہیں ہمارے چاہنے والے ہمیں اپنے کندھوں پر لا کر اندھیری قبر میں تنہا چھوڑ کر چلے جائیں گے اور ہمارا کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا۔ خدا اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں اور اپنے اندر خوفِ خدا عزوجل پیدا کریں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کو دل میں اُجاگر کریں یقیناً ان تمام چیزوں کیلئے ایک ماحول کی ضرورت ہے۔ جہاں پر بیٹھ کر ہم قرآن پاک کی باتیں سیکھیں جہاں قرآن کا ترجمہ اور قرآن کی تفسیر احادیثِ طیبہ اور بزرگانِ دین کے اقوال کے مطابق ہو۔ قرآن کا ایسا درس دیا جائے کہ خوفِ خدا عزوجل میں بھی اضافہ ہو اور محبتِ رسول ﷺ میں بھی اضافہ ہو نیز صاحبِ قرآن کی محبت دل میں اُجاگر ہو تو آئیے قرآن مجید فرقانِ حمید کی محبت میں اپنے وقت کی قربانی دیجئے۔

ایمانِ کراچی کی خوش نصیبی:

الحمد للہ عزوجل بہارِ شریعت مسجد میں جو کہ بہادر آباد چورنگی کے پاس واقع ہے ہر جمعہ کی رات عشاء کی نماز کے تقریباً پون گھنٹے کے بعد دو گھنٹے کے لیے نورِ قرآن نشست ہوتی ہے۔ جہاں پر پروجیکٹر Projector کے ذریعے اسکرین پر قرآن پاک کے الفاظ سے خوش نصیب اپنی آنکھوں کو منور کرتے ہیں۔ ایک ایک لفظ کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں تفسیر پیش کی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب ہم قرآن کا فیض حاصل کریں گے۔ تو نورِ قرآن سے ہم بھی منور ہونگے۔ اور ہمارے گھر والے بھی منور ہو جائیں گے نیز خواتین کے لئے پردے کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ آخر میں یہی عاجزانہ درخواست ہے کہ حضور ﷺ، صحابہ کرام اور صالحین سے محبت اور اُلفت کو برقرار رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً صلوة الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دُعا کریں کہ اے اللہ عزوجل میرے ایمان کی حفاظت فرما اور جس طرح آج تیری توفیق اور عطا سے صحابہ اور صالحین علیم الرضوان کے عقائد و نظریات دل میں بسائے ہوئے ہوں۔ تیری قدرت کاملہ پر یقین رکھتے ہوئے اولیائے کاملین کی عظمت کا قائل ہوں۔ مجھے اسی اسلامی عقیدے پر ثابت قدمی نصیب فرما۔

اے! پروردگار عزوجل میری یہ دعائیں اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما۔ (آمین)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



شہرِ کراچی میں نورِ قرآن کی بھاری

نصیب چمکائیے!

تھوڑے سے وقت کی قربانی دیجئے

نورِ قرآن سے منور ہو جائیے

مفتی محمد آصف عبداللہ قادری
عالم دین ممتاز

ملٹی میڈیا پروجیکٹ کا استعمال

آسان ترجمہ مدلل تفسیر

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد، کراچی

بمقام

ہر جمعہ المبارک رات 9:45 تا 11:15 بجے

جامع مسجد نوری علی آباد، فیڈرل بی ایریا، کراچی

بمقام

ہر پیر رات 9:30 تا 11:00 بجے

اخوند مسجد چھاگلہ اسٹریٹ، کھارادر، کراچی

بمقام

ہر بدھ دوپہر 1:05 تا 2:10 بجے

خزائنہ القرآن انٹرنیشنل

زیر اہتمام

حمزہ غوثیہ ٹرسٹ



جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

Cell: 0334-3133441 - 0321-9251599

عظیم الشان خوشخبری

کتاب ”قرآن کیجئے اور معیارِ ہدایت“ منظر عام پر آچکی ہے۔

مؤلف: غلام غوث بغدادی قادری جس میں

- ۱۔ قرآن پاک سے نور ہدایت پانے کا معیار۔
 - ۲۔ عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات اور وسعت نظری کی اہمیت۔
 - ۳۔ حقیقتِ شرک۔
 - ۴۔ صفات باری تعالیٰ اور صفات محبوب باری علیہ السلام میں فرق۔
 - ۵۔ اولیاء اللہ اور من دون اللہ میں فرق (قرآن وحدیث کی روشنی میں)۔
 - ۶۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور صالحین کے عقائد و نظریات۔
- (بعد از وصال مدد طلب کرنے کے بارے میں)
- ☆ مذکورہ کتاب کو فقیہ العصر جانشین مفتی اعظم نے ہر گھر کی ضرورت قرار دیا ہے۔

نوٹ: یہ تحریر ختم قادریہ شریف میں کئے گئے درس قرآن کا تحریری گلدستہ ہے جسے ترمیم و اضافہ کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

آپس پریشانتاں انتہا ہوتی

کسی بھی جائز مقصد میں کامیابی یا مشکل سے نجات کیلئے

خواتین کے لئے

ہر ہفتہ دوپہر 2:45 سے 5:00 تک

قادریہ (شہزادہ) لان
حمزہ (جیل) چورنگی کراچی

بقا

ختم قرآن شریف

خصوصی
اجتماعی دعا

مرد حضرات کیلئے

ہر اتوار بعد نماز عصر تا مغرب

جامع مسجد بہار شریعت
بہار آباد کراچی

بقا

Presented by:

DAR-UN-NASHAR HAMZIA GHOUSIA

Jama Masjid Bahar-e-Shariat (Bahadurabad) Karachi Pakistan